# امام محمدالشیبانی کی منتخب کتب میں علوم حدیث کے قواعد کا علمی جائزہ

# A RESEARCH STUDY OF THE PRINCIPLES OF "ULOOM E HADITH" OF SELECTED BOOKS OF IMAM MUHAMMAD AL SHAIBANI

#### ASADULLAH KHAN <sup>1</sup>MUHAMMAD TAHIR<sup>2</sup>

Research Scholar, Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)
Associate Professor, Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)

(ABSTRACT)"Uloom e hadith", holds a great place In Islamic Studies and Islamic epistemology, and different scholars have served in the field of "Uloom e Hadith". Hundreds of books have been written on different perspectives of the "Uloom e Hadith", but there is still a lot of scope to be researched in this field. One of the major remarkable scholar in the field of compilation of "Uloom e Hadith" is Imam Muhammad bin Hasan Shaibani (189 A.H.). Imam Muhammad has contributed a valuable repository of books on the elementary fields of Islamic studies. Many books of Imam's writings have also been published. In one of his most famous book "Mabsoot", which is also known as "Al-Asal", the number of hadiths cited is sixteen hundred and thirty-two (1632). And "Uloom e Hadith" plays a main role in his research work. In another book of Imam Muhammad; "Al-Hujja Ala Ahle Madinah" there is a rational discussion of the Hanafia and Malikia schools of thoughts. In another book "al-Asaar", he mentions the hadiths cited by Imam Abu Hanifa and other scholars. And in his famous book "Muatta Imam Muhammad", he collected the hadiths quoted from Imam Malik. But his significant contribution on "Uloom e Hadith", is scattered in his books but had never been compiled or researched. Which is essential to be compiled according to modern research formats. In the proposed thesis, the above-mentioned books of Imam Muhammad will be studied and the content of "Uloom e Hadith" will be compiled and researched, along with the explanations of Imam Muhammad's commentary and the terminologies of other scholars will be comparatively explained.

Keywords: Hadith, Uloom e Hadith, Imam, Muslim Scholars.

#### بِسِّ مِٱللَّهِٱلرَّحْمَٰزِٱلرَّحِي مِ

اسلامی علوم میں "علوم حدیث" کو بہت بڑا مقام حاصل ہے، اور محدثین کرام آئے"علوم حدیث" میں لازوال خدمات انجام دیں ہیں۔ "علوم حدیث" کے مختلف زاویوں پر سینکڑوں کتابیں لکھی گئی

ہیں۔لیکن اب بھی مختلف گوشوں پر تالیف وتحقیق کی گنجائش موجود ہے۔ "علم حدیث" کی دور تدوین کی ایک نابغۂ روزگارشخصیت امام مجد بن حسن شیبانی (189ه)ہے۔ (۱) امام مجد آنے اسلام کی بنیادی علوم پر قیمتی کتابوں کاعمدہ ذخیرہ چھوڑا ہے۔اورامام موصوف کی اکثر کتابیں شائع بھی ہوگئی ہیں۔ "مبسوط" جس کا نام "الاصل"بھی ہے۔اس میں ذکر کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار بتیس (1632) ہیں۔ اور جابجا اس میں "علوم حدیث" کا استعمال ہے۔ (2) امام محمد کی دوسری کتاب" الحجة علی اُھل المدینة" (3) میں اہل کوفہ اور اہل مدینہ کے اختلافی مسائل کا مدلل بیان ہے۔ ان کی "کتاب الآثار" (4) میں انہوں نے امام ابوحنیفۃ اور بعض دیگر شیوخ کی احادیث ذکر کی ہیں۔ اور ان کی مشہور کتاب"موطا امام مجد" میں انہوں نے امام مالک سے نقل کردہ احادیث ذکر کی ہیں۔

لیکن امام محمد نے "علوم حدیث" پر جو کام کیا ہے وہ ان کی مذکورہ بالا کتابوں میں متفرق طور پر موجود ہے، اور اب تک جمع وترتیب اور تحقیق سے آراستہ نہیں ہوا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان متفرق قواعد کو یکجا جمع کرکے تحقیق کے جدید اسلوب کے ساتھ ترتیب دی جائے۔

زیر نظر مجوزہ مقالے میں امام محمد کی مذکورہ بالامنتخب کتب کا مطالعہ کرکے اس سے "علوم حدیث"کے مباحث کو اکھٹے کرکے، جدید ترتیب وتحقیق کے ساتھ مرتب کیاجائےگا، جس میں امام محمد کی رائے و اصطلاح کی توضیح کے ساتھ ساتھ دیگر ائمہ کے مصطلحات کے ساتھ موازنہ کرنا بھی شامل ہوگا۔ ہم یہاں اختصار کے ساتھ امام محمد کی کتابوں میں علوم حدیث کی بعض مباحث کا ذکر کرتے ہیں، تفصیل اصل مقالہ میں ہے:

### امام محمد کی کتابوں میں راویوں کی تعداد سے متعلق علوم حدیث

## حديث متواتراور امام محمد :

امام محمد متواتر حدیث کے بارے میں وہی موقف رکھتے ہیں جو جمہور علماء کا ہے، کہ متواتر حدیث پر عمل واجب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (5)

#### حدیث مشہور اور امام محمد :

امام محمد یک کتابوں میں حدیث مشہور کا ذکر بکثرت ہے، جس کے لئے وہ کبھی" معروف" اور کبھی" مشہور" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اور اس کے مقابل حدیث کے لئے "شاذ "کا لفظ

استعمال کرتے ہیں۔ حدیث مشہور کے لئے" مستفیض" کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ (6)

امام محمد کا حدیث مشہور کے حکم کے بارے میں وہی مسلک ہے جو احناف کا ہے۔ (7) اوراحناف کے نزدیک مشہور کا حکم یہ ہے کہ یہ حجت ہے، البتہ اس کا منکر کافر نہیں ، بلکہ گمراہ ہوگا۔ کتاب الله پر اس کے ذریعہ سے زیادتی ہوسکتی ہے۔اس کے ذریعہ سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ علم اطمینان کہلاتا ہے جبکہ حدیث متواتر کے ذریعہ جو علم حاصل ہوتا ہے اس کو علم یقین کہتے ہیں۔ (8)

#### حدیث خبرواحد اور امام محمد :

امام محمد کے ہاں خبرواحد سے متعلق مواد بہت ملتا ہے، خاص طور خبرواحد کی حجیت سے متعلق جو بحث ان کی کتابوں میں ملتی ہے اس میں ان کو اولیت کا درجہ حاصل ہے، خبر واحد کی حجیت پر اگرچہ امام شافعیؒ نے تفصیل سے لکھا ہے، لیکن امام محمد کی اس سلسلہ میں تحقیق کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ان سے پہلے امام محمد نے اس پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ (9)

کتاب الاصل میں امام محمد نے ایک طویل عبارت نقل کی ہے (10) ، جس میں انہوں نے خبر واحد کی حجیت پر بحث کی ہے، اور اس ضمن میں خبر اور شہادت کے بارے میں فرق کیا ہے کہ شہادت میں دو کی عدد کی شرط ہے اور خبر میں عدد کی شرط نہیں ہے، البتہ ثقہ ہونا شرط ہے۔ اور اس کی وجہ کیا ہے۔ اس بارے میں مفصل بحث ہے۔ یہ بحث اصول حدیث کی کتابوں میں بھی کی جاتی ہے کہ حدیث کی صحت کے لئے عزیز ہونا شرط نہیں ہے، حدیث فرد اور حدیث غریب بھی صحیح ہوتی ہے اگر راوی ثقہ ہو۔ البتہ ابو علی جبائی معتزلی کے نزدیک دو کا عدد شرط ہے ، لیکن یہ اہل سنت کا مسلک نہیں ہے۔ (11)

# امام محمد کی کتابوں میں مقبول حدیث سے متعلق علوم حدیث کے مباحث کا علمی جائزہ حدیث صحیح اور امام محمد :

امام محمد کے ہاں لفظ "صحیح" کے اصول کا استعمال ہے، لیکن اس کے لئے کبھی وہ "حق " کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ (13) اور کبھی "یثبت" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ (13) محمد نے جہاں صحیح اور مقبول حدیث کا ذکر کیا ہے، وہاں ان سے کئی صحیح احادیث کے درمیان ترجیح بھی ثابت ہے، اور اس ترجیح کے لئے امام محمد "اوثق" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، متاخرین محدثین اس کے لئے "اصح" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ (14)

امام محمد صحیح کے لئے "معروف" کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ محدثین بھی معروف کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں، یا تو مشہور کے معنی میں اور یا منکر کے مقابلے میں معروف کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ (15)

## امام محمد کے نزدیک خبر واحد کی صحت کی شرائط:

امام محمد کے نزدیک خبر واحد کی صحت کے لئے شرائط: پہلی شرط: خبر واحد کسی قوی دلیل کے خلاف نہ ہو۔ دوسری شرط:خبرواحد کسی متفق علیہ شرعی اصل کے خلاف نہ ہو تیسری شرط: خبر واحد اس راوی کے فتوی کے خلاف نہ ہو چوتھی شرط: خبر واحد عموم بلوی میں نہ ہو پانچویں شرط: خبرواحد کا قیاس کے خلاف نہ ہونا۔ (16)

## امام محمد کے نزدیک راوی کے اوصاف:

اور امام محمد تکے نزدیک حدیث صحیح کے راوی میں چار شرائط کا ہونا ضروری ہے: اسلام، عقل، ضبط اور عدالت (17)

## امام محمد کے نزدیک اتصال سند:

امام محمد کے نزدیک حدیث کی صحت کے لئے متصل ہونا ضروری ہے، اسی وجہ سے وہ غیر متصل حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں محقق بوینو کالن لکھتے ہیں: "وفی صدد بیان ضعف روایة یسمی الروایة المنقطعة بـ "المرسل"، وأن الراوی "لم یُسنِده ". (امام محمد حدیث منقطع کی ضعف بیان کرتے ہوئے "مرسل" کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ راوی نے اس کی سند بیان نہیں کی ہے)"۔ (18)

البتہ امام محمد آنے اپنی کتابوں میں مرسل اور غیر متصل احادیث ذکر کئے ہیں، (19) احناف کے نزدیک حدیث مرسل حجت ہے، لیکن ان کے ہاں بھی اس کے لئے دوشرائط ہیں: ایک یہ کہ جو ارسال کر رہا ہو وہ خود ثقہ ہواور دوسری شرط یہ ہے کہ اکثروبیشتر وہ ثقہ راوی ہی سے ارسال کرتا ہو۔ (20) امام محمد کے نزدیک حدیث مرسل حجت ہے، جبکہ راوی ثقہ ہو اور وہ حدیث قرآن یا حدیث متواتر، حدیث مشہور یا شریعت کے محکم حکم کے خلاف نہ ہو۔ (21)

### معلقات امام محمد کا حکم:

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ جیسے معلق روایات صحیح بخاری میں ہیں، اور حافظ ابن حجر ؓ نے ان کو اپنی کتاب "تغلیق التعلیق" میں مسند ثابت کیا ہے، اور جس طرح موطا امام مالک

میں بلاغات اور معلق روایات ہیں اور امام ابن عبد البر آنے "التمہید" میں اس کی اسانید ذکر کئے ہیں، یہ بتانے کے لئے کہ حقیقت میں یہ احادیث مسند ہیں، مذکورہ ائمہ نے ان احادیث کی سندیں اگر ذکر نہیں کی ہیں تو یا تو مشہور ہونے کی وجہ سے یا اختصار کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے۔ اسی طرح امام محمدؓ کے مراسیل اور بلاغات کا حال ہےکہ وہ بھی حقیقت میں مسند ہیں۔ چنانچہ کتاب الاصل میں شامل بلاغات ومراسیل کی تخریج محقق بویونو کالن نے کی ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ احادیث مسند ہیں۔ (اس سلسلہ میں یہ ایک تجویز ہے کہ اگر کوئی محقق ،امام مجدؓ کی کتاب الاصل کی بلاغات اکھٹے کرکے اس کی اسانید پر بحث کرے تو یہ ایک عمدہ مقالہ بن سکتا ہے)۔(22)

### کیا امام محمد کدیث مرسل کو ضعیف کہتے ہیں؟

امام محمد کے حالات میں یہ ایک معرکہ کی بحث بن گئی ہے کہ کیا امام محمد حدیث مرسل کو غیرمقبول کہتے ہیں؟ اور یہ بات یہاں سے شروع ہوئی کہ امام شافعی نے کتاب الام میں امام محمد کے دیث مرسل کو غیرحجت سمجھتے ہیں۔ امام محمد پر محمد کتاب لکھنے والے علامہ محمد دسوقی نے اس سلسلہ میں تفصیلی بحث کی ہے ، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد حدیث مرسل کو حجت سمجھتے ہیں، اور کتاب الام میں جو لکھا ہے اس پر اعتماد مشکل ہے، کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ کتاب الام کی تمام باتوں کی نسبت امام شافعی کی طرف یقینی نہیں ہے،کتاب الام میں دیگر علماء کے اضافات ہیں۔ (23)

اور اس سلسلہ میں محقق بویونو کالن کی رائے یہ ہے کہ امام مجد آکی رائے اگرچہ یہ ہے کہ حدیث مرسل حجت ہے، لیکن امام مجد آنے امام شافعی آکے ساتھ مناظرہ میں یہ شرط اپنے اوپر لگائی تھی کہ وہ اپنے خصم کے سامنے حدیث مرسل کو دلیل میں نہیں ذکر کریں گے، جیسا کہ مناظرہ کا یہ اصول بھی ہے کہ مابہ النزاع بات کو دلیل میں ذکر نہیں کیا جاتا۔ پھر جب امام مجد آنے کوئی حدیث مرسل ذکر کی تو امام شافعی آنے اس پر تنبیہ کی کہ حدیث مرسل آپ کو نہیں ذکر کرنی چاہئے۔ (24)

## امام محد بن الحسن شیبانی کی کتابوں میں جرح وتعدیل کے مباحث

متقدمین کے زمانے میں راویوں کے جرح وتعدیل کے مباحث کم سے کم ہوتے تھے، اس کی دو وجوہات ہیں: ایک تو اس وجہ سے کہ سند کے راویوں کا سلسلہ مختصر ہوتا ہے، سند عالی ہوتی تھی، لہذا راویوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے اس بارے میں بہت جلدی ہی فیصلہ ہو جا

تا تھا۔ سند کے راویوں سے متعلق مباحث جس قدر زمانہ گذرتا رہا، زیادہ ہوتے رہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ متقدمین کے ادوار میں روات میں کذب کا شیوع نہیں تھا، جس کی وجہ سے روات میں کلام وجرح کے مباحث کم تھے، بعد کے زمانے میں ضعیف راویوں کی کثرت ہوئی، جس کی وجہ سے بعد کے علماء کے جرح وتعدیل کے مباحث بھی زیادہ ہوگئے۔

امام محمد کا زمانہ بھی متقدمین کا تھا، تاہم ان سے جرح وتعدیل کے کئی حوالے ثابت ہیں، ذیل میں چند پیش کئے جاتے ہیں:

#### (1)جمم بن صفوان پر کلام

امام محمدؓ نے خلق قرآن کے قائل مشہور شخصیت جہم بن صفوان کے بارے میں کہا ہے کہ اس کا قول اجماع کے خلاف ہے۔ (25)

## (2) بشام بن عروة پركلام

ہشام بن عروہ آ، امام ابویوسف کے شیخ ہے، امام محمد نے ان کے واسطے سے ان سے کئی روایات نقل کئے ہیں۔ امام محمد آنے کتاب الاصل میں ایک مقام پر ہشام بن عروہ پر یہ کلام کیا ہے کہ اس کو وہم ہوا ہے۔ (26)

#### (3)حضرت عمررضى الله عنه كو حضرت عائشه رضى الله عنها ترجيح دينا-

امام مجد آنے کتاب الاصل میں ایک مقام پر حضرت عمر رضی الله عنہ اور حضرت عائشہ رضی الله عنہ کی روایتوں کے درمیان ترجیح کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی الله عنہ کی روایت سے راجح ہے، کیونکہ حضرت عمر، حضرت عائشہ سے علم حدیث میں بڑھ کر ہے۔ (27) یہاں پر امام محمد آنے حضرت عمر رضی الله عنہ کو حضرت عائشہ رضی الله عنہ پر فضیلت دی ہے، لیکن ایک اور مقام پر کہ جہاں نبی کریم کے گھریلوں زندگی سے متعلق حدیث میں حضرت عائشہ رضی الله عنہ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ نبی کریم کے گھریلوں زندگی سے متعلق حدیث میں حضرت عائشہ رضی الله عنہ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ نبی کریم کے گھریلوں زندگی سے متعلق حضرت عائشہ رضی الله عنہ کو زیادہ علم تھا۔ (28)

#### (4)امام زہری کی توثیق:

امام محمد ، امام زہری سے متعلق کہتے ہیں کہ وہ اہل مدینہ میں سے حدیث رسول الله ﷺ کے بارے زیادہ علم اور فقہ والے ہیں۔ (29)

### (5) امام عروه بن زبیر کو امام زبری پر ترجیح دینا

امام محمد ؓ ایک جگہ امام عروہ بن زبیرؓ کو امام زہریؓ پر ترجیح دی ہے کہ امام عروہ بن زبیرؓ حدیث وسنت میں امام ابن شہاب زہری ؓ سے بڑے عالم ہے۔ (30)

## (6) عطاء خرسانی کی توثیق:

امام محمد نے ایک جگہ راوی عطاء خرسانی کے بارے میں کلام کیا ہے کہ عطاء خرسانی کے بارے میں کلام کیا ہے کہ عطاء خرسانی اگرچہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے، لیکن اہل مدینہ کو اپنے امام سعید بن المسیب کا قول عطاء خرسانی سے نقل نہیں کرنا چاہئے۔ (31)

#### خاتمہ:

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ امام محمد کی کتابوں میں علوم حدیث کے مباحث بکھرے ہوئے موجود ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام محمد کو علوم حدیث میں بھی مہارت حاصل تھی۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں یکجا کیا جائے۔ الحمد لله بندہ نے اس سلسلے میں کوشش بقدر محنت سے کافی مواد اکھٹا کیا ہے، یہ مختصر مضمون اس کا ایک خلاصہ تھا۔ الله تعالی تکمیل کی توفیق دے۔

(1) محمد زابد بن الحسن الكوثرى، بلوغ الامانى فى ترجمة الامام محمد بن الحسن الشيبانى، (بيروت، دار الكتب العلمية بيروت 2004م)، ص 153

Muhammad Zahid bin Al-Hassan Al-Kausari, **Buloogh-ul-Aamani Fi Tarjamatul Imam Muhammad bin Hassan Al-Shaibani** (Beirut, Dar-ul-Kutub Al-Ilmi, Bairut, 2004) P 153

(2) مجهدبن الحسن الشيباني، الاصل، (قطر،وزارة الاوقاف، 2012م) ص197

Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani, Al-Asal,(Qatar, wizat-ul-Awqaf,2012) Page 197 مجدبن الحسن الشيباني، الحجة على ابل المدينة ،تحقيق: علامه مهدى حسن گيلانى ،(حيدر آباد، (3

(3) محمدبن الحسن الشيباني، الحجة على ابل المدينة ،تحقيق: علامم مهدى حسن كيلاني ، (حيدر اباد، بندوستان، 1385هـ -1965ء)-

Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah (india, haydar Abad: 1965 - 1385)

(4) محمد الحسن الشيباني، الآثار ، تحقيق خالد عواد (بيروت، دار النوادر 1429هـ-2008م)

Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani, al-Asaar, (Beirut, Dar-ul-Nawadir, :1429 - 2008)

(5) أَكْثَر محمد دسوقى، الامام محمد بن الحسن الشيباني، وأثره في الفقه الإسلامى، (قطر، دارالثقافة، الدوحة، 1987) ص200-

D.Muhammad Dasoqi, Al-Imam Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani wa Asaruho fi al- fiqhi Al-Islami, (Qatar, dawha: Darisaqafa : 1987) p: 200.

(6) لأاكثر مجد بيونو كالن ، مقدمة الاصل، (قطر،وزارة الاوقاف، 2012ء) ص: 190، 191-

D.Muhammad Boynukalın , Muqqadma Al-Asal, (Qatar, wizat-ul-Awqaf,2012) p: 191-192 والأرافي المام محد بن الحسن الشيباني وأثره في الفقه الإسلامي ، ص200.

D.Muhammad Dasoqi, Al-Imam Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani wa Asaruho fi al- fiqhi Al-Islami, p: 200.

-152 علي بن محجد البزدوى الحنفى، اصول البزدوى، (پاكستان، كراچى: جاويدپريس)، ص: 152. Ali bin Muhammad Al- Bazdavi Al-Hanafi, Usool e Bazdavi, (Pakistan: Karachi: Javed Pres), p: 152.

D.Muhammad Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p: 191-192

Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani, Al-Asal, 2:249

Ahmad Bin Ali Bin Hajar Al-Asqalani, Nuzhat Ul Nazar Fi Tazeeh e Nukhbat Ul Fikar, (Al- reyaz: Matbaat ul Safeer: 1422), p: 51.

Al-Shaibani, Al-Asal 8 187, Boynukalın , Muqqadma Al-Asal, p:190. Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 3: 224.

(13) بوينو كالن،مقدمة الأصل ص190، الشيباني ، الحجة على أهل المدينة 1/ 272.

Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p:190. Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 1: 272.

(14) الشيباني، الحجة على أهل المدينة 1/ 128.

Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 1: 128.

(15) بوينو كالن،مقدمة الأصل ص190.

Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p:190

D.Muhammad Dasoqi, Al-Imam Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani wa Asaruho fi al- fiqhi Al-Islami, p: 205-206.

Al-Sarakhsi, Usol ul SSarakhsi, (Beirut, Dar-ul-Kutub Al-Ilmi, Bairut: £1993 – £ 1414), 1:345. Abdulaziz Al-Bukhari, Kashfulasrar, (Beirut, Dar-ul-Kutub Al-Ilmi, Bairut: 1418 - 1997), 2:392

(18) الشيباني، الحجة على أهل المدينة ،1/ 220، بوينو كالن،مقدمة الأصل ص:191.

Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 1: 220. Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p: 191.

(19) بوينو كالن،مقدمة الأصل ، ص:114.

Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p. 191.

Abdulmajeed Al-Turkumani, Al-Madkhal Ila Usool –el- Hadeeth Ala Manhaj el Hanafiia, (Turki, Darurriyaheen: 2018).

D.Muhammad Dasoqi, Al-Imam Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani wa Asaruho fi al- fiqhi

Al-Islami, p: 215-218

(22) ظفر احمد عثماني، قواعد في علوم الحديث، (پاكستان، كراچي: ادارة القرآن) ، ص 163.

Zafar Ahmad Usmani, Qawaed Fe Uloom el Hadeeth, (Pakistan, Karachi: Idarat ul Quraan), p. 163.

(23) ذَاكُثر محهد دسوقي، الإمام محهد بن الحسن الشيباني وأثره في الفقه الإسلامي ص216 -218.

D.Muhammad Dasoqi, Al-Imam Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani wa Asaruho fi al- fiqhi Al-Islami, p: 216-218

(24) بوينو كالن، مقدمة الأصل ، ص: 196 - 197.

Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p: 196 - 197

Imam Lalkaei, Sharah Usool Iateqad e Ahlissunnat e waljamaate, (Alrreyaz, Darutayba: 1402), 2: 431.

(26) بوينو كالن، مقدمة الأصل ، ص: 194.

Boynukalın, Muqqadma Al-Asal, p: 194

(27 عجدبن الحسن الشيباني، الاصل ، ج: 6، ص: 380 .

Muhammad bin Al-Hassan, Al-Shaibani, Al-Asal, 6:380

(28) الشيباني، الحجة على أهل المدينة، ج:1 ص:65.

Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 1:65.

(29) الشيباني، الحجة على أهل المدينة، ج:4 ص:351.

Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 4:351

(30) الشيباني، الحجة على أهل المدينة، ج: 1ص: 38-38.

Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 1:38-39

(31) الشيباني، الحجة على أهل المدينة، ج: 1 ص: 128-

Al-Shaibani, Al-Hujja Ala Ahle Madinah, 1:128.